سوال

اہل کتاب کی ایک اجنبی عورت سے بتیس برس قبل زنا سے ایک بچہ پیدا ہوا، اور جب اس کی عمر پچیس برس ہوئی تو وہ اپنے والدین کو تلاشک کرنے لگا وہ بچہ اخلاق حسنہ اور اچھے دل کا مالک ہے، اس نے ماں کو تلاش کرلیا، اور ایک ہفتہ قبل مجھے باپ کی صورت میں تلاش کرلیا، اس کا ثبوت ڈی این اے ٹیسٹ سے ملا ہے کہ اس کا باپ میں ہوں میں نے اکتیس برس قبل ایک مسلمان عورت سے شادی کی تھی اور اب اس میں سے میرے ایک بیٹی اور دو بیٹے ہیں، اور الحمد للہ میرے چار پوتے اور نواسے بھی ہیں، اللہ نے مجھے ہدایت سے نوازا اور میں اللہ کے ڈر اور خوف کی طرف واپس پلٹ آیا، الحمد للہ اب میں دینی امور کا التزام کرتا ہوں اور نماز روزہ اور زکاۃ کی بھی پابندی کر رہا ہوں، اور تین برس قبل میں اور میری بیوی نے حج اور عمرہ بھی کرلیا ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہدایت اور توبہ پر قائم رکھے برائے مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ آیا وہ نوجوان میری بیوی اور بیٹی کا محرم ہے، اور کیا وہ میری اولاد کا بھائی شمار ہوگا؟ کیا میں اسے اپنی فیملی کا ایک فرد شمار کروں، اس موضوع کے بارہ مکمل تفصیل کے ساتھ جواب دیں ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہماری اور آپ کی بخشش فرمائے، اور اچھی توبہ اور اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف رجوع کرنے کی توفیق دے، اور اپنے فضل وکرم سے ہم سب کو نیک وصالح اولاد عطا کرے

یہ علم میں رکھیں کہ توبہ اور ہدایت سب سے بہتر چیز ہے جس کی بندے کو دنیا میں توفیق حاصل ہوتی ہے، اور ہم پر اللہ کی یہی سب سے عظیم نعمت ہے، اس لیے اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جاسکے کرنا چاہیے، اور اس کی تجدید کی حرص رکھنی چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میں ایک سو بار توبہ واستغفار کیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث نمبر (2702) میں وارد ہے

دوم :

غیر شرعی اولاد کو منسوب کرنے کے متعلق فقہاء کرام نے شرح وبسط کے ساتھ تفصیلا کلام کی ہے، ان کا کہنا ہے :

جس عورت سے زنا کیا گیا ہے اس کی دو حالتیں ہونگی :

پہلی حالت :

یا تو وہ شادی شدہ ہو یعنی کسی کی بیوی ہو، اس حالت میں جو بچہ بھی پیدا ہوگا وہ خاوند کی طرف منسوب کیا جائیگا کسی اور کی طرف منسوب نہیں، چاہے وہ یقینی طور پر کسی اور کا بھی ہو جس نے اس سے زنا کیا ہو، لیکن اگر خاوند اور بیوی کے درمیان لعان ہوجائے اور خاوند بچہ کا انکار کردے تو اس صورت بچہ خاوند کی طرف نہی بلکہ ماں کی طرف منسوب کیا جائیگا نہ کہ زانی مرد کی جانب

دوسری حالت :

غیر شادی شدہ ہو :

اگر اس حالت میں زنا کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کو منسوب کرنے میں علماء کا اختلاف ہے آیا اسے زنا کرنے والے کی طرف منسوب کیا جائیگا یا کہ ماں کی طرف ؟

اس میں دو قول ہیں : ان دونوں کو دلائل کے ساتھ سوال نمبر (117) اور (2103) اور (3625) کے جوابات میں بیان کیا جا چکا ہے آپ ان کا مطالعہ کریں

اس میں بیان ہوا ہے کہ : راجح یہی ہے کہ زانی کی طرف بچہ منسوب کرنا صحیح نہیں، اس لیے ولد زنا کو زانی کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں، بلکہ اسے بچے کی ماں کی طرف منسوب کیا جائیگا، چاہے بچہ کسی معین زانی کے ہونے کا قطعی طور پر یقین بھی ہو

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

" علماء کرام کے اقوال میں صحیح قول یہی ہے کہ بچہ وطئ کرنے والے کی طرف اسی حالت میں منسوب ہوگا جب یہ وطئ صحیح یا فاسد یا شبہ نکاح میں ہو، یا پھر ملک یمین اور شبہ ملک یمین میں کی گئی ہو، تو اس حالت میں بچے کا نسب ثابت ہوگا اور وہ ایک دوسرے کے وارث ہونگے

لیکن اگر وطئ زنا میں ہو تو پھر بچہ زانی کی طرف ملحق نہیں کیا جائیگا، اور نہ ہی اس کی طرف نسب ثابت ہوگا، اس بنا پر وہ اس کا وارث بھی نہیں بنے گا " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (387/20).

اور فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے :

" رہا ولد زنا تو اسے اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جائیگا، اور اگر اسکی ماں مسلمان ہو تو اس بچے کا حکم بھی باقی سارے مسلمانوں جیسا ہوگا، اور ماں کے جرم یا اس کی ماں کے ساتھ زنا کرنے والے کی جرم کی بنا پر نہ تو بچے کو عیب دیا جائیگا، اور نہ ہی اس کا مؤاخذہ

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگی " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (34/22).

سوم :

یہ معلوم ہے کہ نسب کے ثبوت کے نتیجہ میں بہت سارے احکام پر کلام کرنا پڑتی ہے، جس میں رضاعت اور پرورش اور ولایت اور اخراجات و نفقہ اور وراثت اور قصاص چوری کی حد اور حد قذف اور گواہی وغیرہ کے احکام

جب راجح یہی ہے کہ ولد زنا کا زانی کے ساتھ نسب ثابت نہیں ہوتا، تو پھر غیر شرعی والد پر مندرجہ بالا احکام بھی ثابت نہیں ہونگے، بلکہ ان میں اکثر احکام کی متحمل ماں ہوگی

لیکن غیر شرعی باپ (یعنی زانی) کے ایک چیز باقی رہتی ہے اور وہ حرمت نکاح کا مسئلہ ہے، عام اہل علم کے ہاں زنا سے پیدا شدہ بچے اور اس کے باپ اور اس کے رشتہ داروں کے مابین نکاح کی حرمت کے احکام ثابت ہونگے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"آدمی کے لیے زنا سے پیدا شدہ بیٹی اور بیٹے کی بیٹی اور بیٹی کی بیٹی اور زنا کی بھتیجی اور بھانجی سے پیدا شدہ کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے، عام فقہاء کا قول یہی ہے" انتہی

دیکھیں: المغنی (485/7).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا زنا سے پیدا شدہ بیٹی کے ساتھ اس کا زانی باپ نکاح کر سکتا ہے؟

جواب:

"الحمد للہ:

جمہور علماء کرام کا مسلک یہ ہے کہ اس سے شادی کرنی جائز نہیں، اور قطعی طور پر صحیح بھی یہی ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (134/32).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

"انسان کے لیے زنا سے پیدا شدی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے، اس کی صراحت اس آیت میں پائی جاتی ہے:

"حرام کی گئی ہیں تم پر تمہارے مائیں اور تمہاری بیٹیاں"

کیونکہ حقیقی اور لغوی طور پر وہ اس کی بیٹی ہے، اور اس کے نطفہ سے ہی پیدا ہوئی ہے، اس لیے ابن زنا اپنی ماں پر حرام ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی رائے یہی ہے، اور مالکیہ اور حنابلہ کا یہی مذہب ہے" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (210/36).

چہارم:

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر زنا سے پیدا شدہ آپ کے بیٹے کے لیے آپ کی بیٹیوں نے نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ اس کی بہنوں کے مقام پر ہیں اور اسی طرح آپ کی بیوی بھی

لیکن اسکا یہ معنی نہیں کہ وہ ان کا محرم ہے اور ان کے لیے ان سے خلوت کرنا جائز ہوگا، یا پھر وہ اس کی موجودگی میں پردہ نہ کریں، کیونکہ نکاح میں حرمت سے ابدی حرمت لازم نہیں آتی جس سے خلوت وغیرہ مباح ہو جائے، یہ ایک زائد حکم ہے جو صرف شرعی محرم کے لیے ہی ثابت ہوتا ہے؛ اس لیے اس پر متنبہ رہنا ضروری ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"محض حرام: یہ زنا ہے جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور اس سے محرمیت یعنی محرم بننا ثابت نہیں ہوتا، اور نہ ہی دیکھنا مباح ہو جاتا ہے" انتہی بتصرف

دیکھیں : المغنی (482/7).

یہ سب کچھ اس نوجوان سے حسن سلوک کرنے میں مانع نہیں، اور اسے مسلمان بنانے اور اس کو فیملی سے مربوط کرنے میں مانع نہیں بنے گا، لیکن صرف اتنا ہے کہ اسے زنا کرنے والے باپ کی جانب منسوب نہ کیا جائے، اور نہ ہی فیملی کی لڑکیاں اس سے پردہ کرنے میں کوئی تساہل اور کوتاہی کریں

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو خیر و بھلائی اور سیدھی راہ کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

85043